بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اسلام میں طلاق دینے کا طریقہ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (البقرة ۲۲۸) جن عورتوں کو طلاق دیدی گئی ہو وہ اپنے (دوسرے نکاح کے) معاملہ میں طہر و ناپاکی کے تین دور کے گذرنے کا انتظار کریں (جب پاکی و ناپاکی کے تین دور گذر جائیں تو پھر دوسرا نکاح کریں اس سے پہلے نہیں) اور اگر وہ اللہ اور یومِ قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لئے حلال نہیں کہ جو کچھ اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کر دیا ہے اسے چھپائیں (یعنی رحم میں اگر بچہ ہے تو اُسے چھپا کر مقررہ وقت سے پہلے نکاح کر کے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں) اور اگر شوہروں کی نیت اصلاح کی ہو تو پاکی اور ناپاکی کے تین دوروں کی مدّت کے اندر وہ ان سے رجوع کر لینے (اور دوبارہ زوجیت میں لے لینے کے) زیادہ حقدار ہیں اور شوہروں پر معروف کے مطابق بیویوں کے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے حقوق شوہروں کے بیویوں پر ہیں۔ البتہ شوہروں کو بیویوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے (لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس فضیلت کی وجہ سے بیویوں پر ظلم و زیادتی کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو) اللہ (ان سے بدلہ لینے پر قادر ہے کیونکہ وہ سب پر) غالب ہے (اور اگر وہ کسی وجہ سے بدلہ لینے میں تاخیر کرتا ہے تو اس میں بھی اس کی کوئی حکمت ہوتی ہے، وہ ہر کام حکمت سے کرتا ہے کیونکہ وہ حکمت والا ہے۔

تفسیر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے (وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ) اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اس مدّت کو بیان کیا ہے جس مدّت کے بعد مطلقہ عورتیں نکاح کر سکتی ہیں، اس مدت کو اصطلاحِ شرح میں عِدّت کہتے ہیں۔ آیت زیرِ تفسیر میں اللہ تعالےٰ نے ان مطلّقہ عورتوں کی عدّت بیان کی ہے جو اذیتِ ماہانہ میں مبتلا ہوتی رہتی ہیں، ان عورتوں کی عدّت تین قُرُوْء

ہے یعنی پاکی اور ناپاکی کے تین دور، جب تین دور گذر جائیں تو عدّت ختم ہو جاتی ہے اور وہ نکاح کر سکتی ہیں۔

طلاق دینے کا طریقہ (۱) طلاق پاکی کے زمانہ میں دینی چاہیئے، یا حالتِ حمل میں، اذیّتِ ماہانہ کے زمانہ میں طلاق نہیں دینی چاہیئے اگر اذیّتِ ماہانہ میں طلاق دے تو رجوع کرلے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں :۔

"میں نے اپنی بیوی کو ایسی حالت میں طلاق دی کہ وہ اذیتِ ماہانہ میں تھی، عمرؓ نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کریں پھر ایسی حالت میں طلاق دیں کہ وہ پاک ہو یا حاملہ ہو" (صحیح مسلم کتاب طلاق)

(۲) تین طلاقیں اس طرح دی جائیں کہ پہلی طلاق ایک پاکی میں، دوسری طلاق دوسری پاکی میں تیسری طلاق تیسری پاکی میں، جس پاکی میں طلاق دے اس پاکی میں جماع نہ کرے، اگر طلاق دینے سے پہلے جماع کر لیا ہو تو اُس طہر میں دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں :۔

"میں نے اپنی بیوی کو اس حالت میں طلاق دی کہ وہ اذیتِ ماہانہ میں مبتلا تھی، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ رجوع کر لوں پھر اُسے روکے رکھوں یہاں تک کہ وہ پاک ہو، پھر میرے پاس اُسے دوسری اذیّتِ ماہانہ آئے، پھر اُسے چھوڑ دوں یہاں تک کہ وہ اپنی اذیت سے پاک ہو جائے پھر اگر میں چاہوں کہ اُسے طلاق دوں تو جب وہ پاک ہو جائے تو جماع کرنے سے پہلے طلاق دوں" (صحیح مسلم کتاب طلاق وروی البخاری نحوہٗ کتاب الطلاق)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں :۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اس سے رجوع کریں، پھر ایسی حالت میں طلاق دیں کہ وہ پاک ہو (اس پاکی میں) جماع نہ کیا ہو اور عدّت کا آغاز ہو (یعنی پاکی و ناپاکی

نوٹ : احادیث کے عربی متن کے لئے "تفسیر قرآن عزیز" یا حدیث کی اصل کتابیں دیکھئے۔

کا پہلا دور شروع ہو رہا ہو) (صحیح مسلم کتاب الطلاق)

(۳) ایک طہر میں دی ہوئی تین طلاقیں تین نہیں ہوں گی بلکہ ایک ہی ہوگی۔

ابوالصہباء نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا:

"اپنے علم کا اظہار کیجئے، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے عہد میں تین طلاقیں ایک شمار نہیں ہوتی تھیں، ابن عباسؓ نے فرمایا "یقیناً ایسا ہی ہوتا تھا" (صحیح مسلم)

(۴) جب رجوع کرے یا طلاق دے تو دو عادل مسلم آدمیوں کو گواہ کرے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَّأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ (الطلاق - ۲) جب (دو طلاق کے بعد) مطلقہ عورتیں عدت کے اختتام (کے قریب) کو پہنچیں تو پھر انہیں (روکنا ہو تو) معروف کے مطابق روک لو یا ان کو (علیحدہ کرنا ہو تو) معروف کے مطابق (تیسری طلاق دے کر) علیحدہ کر دو اور اپنے میں سے دو عادل آدمی گواہ کر لو۔

(۵) جن عورتوں کو اذیتِ ماہانہ آنا بند ہو جائے ان کی عدت تین مہینہ ہے، جن عورتوں کو اذیتِ ماہانہ آنا شروع نہ ہوئی ہو ان کی عدت بھی تین مہینہ ہے اور جو عورتیں حاملہ ہوں ان کی عدت وضع حمل تک ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ (الطلاق - ۴) وہ مطلقہ عورتیں جو اذیتِ ماہانہ سے ناامید ہو چکی ہوں، اگر تم کو (ان کی عدت کے بارے میں) شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینہ ہے اور جن کو اذیتِ ماہانہ شروع نہ ہوئی ہو ان کی عدت بھی تین مہینے ہے اور حمل والیوں کی عدت وضع حمل تک ہے۔

عدت کی مدت بیان کرنے کے بعد اللہ تعالےٰ نے فرمایا (وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ أَرْحَامِهِنَّ .....) مطلقہ عورتیں اگر اللہ تعالےٰ اور قیامت پر ایمان

رکھتی ہیں تو انہیں چاہیئے کہ جو کچھ اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا ہے اسے نہ چھپائیں۔ حاملہ عورتوں کی عدّت وضع حمل تک ہے اور حمل کی مدّت تقریباً آٹھ نو ماہ ہو سکتی ہے بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ، ہو سکتی ہے کہ بعض مطلقہ عورتیں اتنے عرصہ تک اپنے آپ کو روک نہ سکیں اور جلدی نکاح کرنے کی خاطر اپنے حمل کو چھپائیں اور تین مہینہ یا تین قروء کے بعد نکاح کر لیں تو یہ بہت بُری بات ہے، ایک مؤمنہ عورت کو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اپنے حمل کو ظاہر کر کے وضع حمل تک نکاح کرنے سے باز رہنا چاہیئے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا (وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ ۔۔۔۔۔) اگر ان کے شوہر اصلاح کرنا چاہیں تو وہ زیادہ حقدار ہیں کہ عدّت کی مدّت کے اندر رجوع کر لیں بشرطیکہ ایک یا دو طلاقیں دی ہوں جیسا کہ ارشاد باری ہے :-

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ۔(البقرۃ ۲۲۹)

طلاق (رجعی) دوبار ہے (جب دو دفعہ طلاق دے دے تو) پھر معروف کے مطابق روک لے یا (تیسری طلاق دے کر) اُسے اچھی طرح سے رخصت کر دے۔

آیتِ بالا سے واضح ہوا کہ ایک طلاق یا دو طلاقوں کے بعد عدّت کے زمانہ میں شوہر رجوع کر سکتا ہے، تیسری طلاق کے بعد رجوع کرنے کا حق نہیں رہتا پھر تو اُسے رخصت ہی کرنا پڑتا ہے۔

پھر اللہ نے فرمایا (وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ) معروف دستور کے مطابق بیویوں کے شوہروں پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے شوہروں کے حقوق بیویوں پر، یعنی شوہروں کو چاہیئے کہ جس طرح وہ اپنے حقوق کی حفاظت چاہتے ہیں اسی طرح بیویوں کے حقوق کی حفاظت کریں، ان کے حقوق بحسن و خوبی دستور کے مطابق ادا کرتے رہیں۔

حلالہ دراصل حرام ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ (بقرۃ - ۲۳۰) پھر اگر شوہر (اپنی) بیوی کو (تیسری) طلاق

دے دے تو (اب) وہ بیوی اُس شوہر کے لئے حلال نہیں (وہ نہ اس سے رجوع کرسکتا ہے اور نہ عدّت گذرنے کے بعد نکاح کرسکتا ہے) جب تک وہ کسی دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے، پھر اگر دوسرا شوہر طلاق دے دے تو اس عورت اور اس کے پہلے شوہر پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ آپس میں رجوع کرلیں (یعنی آپس میں دوبارہ نکاح کرلیں) بشرطیکہ ان دونوں کو یقین ہو کہ وہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے (یعنی اللہ کی طرف سے مقرر کردہ حقوق ادا کرسکیں گے، کوئی کسی کی حق تلفی نہیں کرے گا) اور (خبردار ہوجاؤ) یہ اللہ کی حدیں ہیں جن کو اللہ اُن لوگوں کے لئے وضاحت کے ساتھ بیان کررہا ہے جو علم (ودانش) سے بہرہ ور ہیں (اس لئے کہ وہی ان حدوں کی حکمتوں کا صحیح اندازہ لگاسکتے ہیں)

تفسیر | گذشتہ آیت میں اللہ تعالےٰ نے شوہر کو ایک طلاق اور دو طلاقوں کے بعد رجوع کرنے کا حق دیا، اس آیت میں فرمایا (فَإِنْ طَلَّقَهَا) پھر اگر وہ دو طلاقوں کے بعد تیسری طلاق بھی دے دے تو اب وہ بیوی اس شوہر کے لئے حلال نہیں، اب نہ وہ رجوع کرسکتا ہے اور نہ نکاح کرسکتا ہے (حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ) یہاں تک کہ وہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے (فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ) پھر اگر وہ طلاق دے دے تو یہ عورت اور اس کا پہلا شوہر دونوں ایک دوسرے سے رجوع کرسکتے ہیں اور دوبارہ نکاح کرسکتے ہیں لیکن اس نکاح کی شرط یہ ہے کہ (اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ) ان دونوں کو یقین ہو کہ وہ ایک دوسرے کے حقوق بحسن وخوبی ادا کرسکیں گے، معروف کے مطابق زندگی گذار سکیں گے اور اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ حقوق کی خلاف ورزی نہیں کریں گے، اگر یہ یقین نہ ہو تو نکاح نہیں کرنا چاہیئے تاکہ دوبارہ وہی ناخوشگوار صورت پیش نہ آئے جو پہلے پیش آئی تھی اور جس کے نتیجہ میں طلاق واقع ہوئی تھی۔

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں:۔

ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی، اس نے دوسرے شوہر سے نکاح کرلیا لیکن وہ شوہر حقوقِ زوجیت ادا کرنے کے قابل نہ تھا۔ وہ اس عورت سے صحبت نہ کرسکا اور اس نے کچھ عرصہ بعد اُسے طلاق دے دی، وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض

کیا کہ اے اللہ کے رسول ، میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی ، میں نے دوسرے شوہر سے نکاح کر لیا۔ لیکن وہ حقوق زوجیت ادا کرنے کے قابل نہیں ہے ، وہ ایک مرتبہ سے زیادہ مجھ سے خلوت نہ کر سکا اور اس میں بھی وہ صحبت نہ کر سکا ، تو کیا میں اپنے پہلے شوہر کے لئے حلال ہو گئی ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے پہلے شوہر کے لئے حلال اس وقت تک نہیں ہو سکتیں جب تک دوسرا شوہر تمہارا مزا نہ چکھ لے اور تم اس کا مزا نہ چکھ لو (یعنی جب تک وہ صحبت نہ کرلے) (صحیح بخاری کتاب الطلاق صحیح مسلم کتاب النکاح)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کرنے والے اور جس کے لئے حلال کی جائے دونوں پر لعنت کی ہے ۔ (رواہ الترمذی وصحہ ۔ کتاب النکاح)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص اپنی مطلقہ بیوی کا نکاح کسی دوسرے شخص سے اس لئے کرائے کہ وہ نکاح کر کے طلاق دے دے اور پھر وہ عورت اس کے لئے حلال ہو جائے تو نکاح کرنے والا اور نکاح کرانے والا دونوں ملعون ہیں ۔

الغرض پہلے شوہر سے دوبارہ نکاح کی چار شرطیں ہیں :-

۱۔ دوسرا شوہر اس عورت کو اتفاقاً طلاق دے دے ،

۲۔ دوسرا شوہر اس سے صحبت کر چکا ہو اور پھر طلاق دی ہو ،

۳۔ دوسرے شوہر نے اس لئے نکاح نہ کیا ہو کہ نکاح کے بعد طلاق دے کر وہ اس عورت کو پہلے شوہر کے لئے حلال کر دے ۔

۴۔ اس عورت کو اور پہلے شوہر کو یقین ہو کہ اب وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کریں گے ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ) یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں جن کو وہ اہل علم (و دانش) کے لئے وضاحت کے ساتھ بیان فرما رہا ہے ، اس لئے کہ وہی ان حدوں کے رموز اور حکمتوں کو سمجھ سکتے ہیں ۔ دوسرے شوہر سے نکاح اور صحبت کی شرط لگانا اس میں تمام مردوں کے لئے عبرت کا سامان ہے ، وہ طلاق سے محض اس

خیال سے باز رہیں گے کہ وہ عورت سے دوبارہ نکاح نہ کرسکیں گے جب تک دوسرا شوہر اس سے صحبت نہ کرلے، یہ چیز ان کے لئے باعث غیرت ہوگی وہ کب چاہیں گے کہ ان کی بیوی کسی دوسرے مرد کے پاس جائے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے احکام کی مصلحتوں اور حکمتوں کو اہلِ علم ہی سمجھ سکتے ہیں اور جب اہلِ علم سمجھ لیں گے تو وہ بے علم لوگوں کو سمجھا دیں گے اس طرح احکامِ الٰہی کی مصلحتیں سب کو معلوم ہو جائیں گی۔

عمل اے لوگو، اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کے احکام کی حکمتیں آپ کی سمجھ میں نہ آئیں تب بھی ان احکام پر عمل کرنا نہ چھوڑیئے بلکہ مستقل مزاجی اور استقامت کے ساتھ ان پر عمل کرتے رہیئے۔ طلاق سوچ سمجھ کر دیجئے، تیسری طلاق کے عواقب سے عبرت حاصل کیجئے، اگر اتفاق سے آپ تیسری طلاق دے دیں تو کسی دوسرے سے اس لئے نکاح نہ کرائیے کہ وہ نکاح ہی اس لئے کرے کہ طلاق دے کر آپ کے لئے اس عورت کو حلال کر دے۔ نکاح کے وقت اگر کسی معینہ وقت پر طلاق دینے کی نیت ہو تو وہ نکاح نہیں ہوتا۔

ماخذ :۔ ”تفسیر قرآن عزیز“ سورہ بقرہ سے مختصر کر کے لیا گیا ہے۔ مزید مطالعہ کے لئے تفسیر دیکھیئے۔

خُلع

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٢٩﴾

ترجمہ | طلاقِ (رجعی) دو مرتبہ ہے (دو مرتبہ کی طلاق کے بعد تک شوہروں کو اختیار رہتا ہے کہ) معروف کے مطابق (اپنی بیویوں کو) اپنی زوجیت میں رہنے دیں یا (تیسری طلاق دے کر) بھلائی کے ساتھ (ان کو) رخصت کر دیں اور (اے لوگو) تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ جو کچھ مہر تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لو، سوائے اس صورت کے کہ میاں بیوی دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدوں کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو ایسی صورت میں اگر بیوی (شوہر سے طلاق حاصل کرنے کے لئے) فدیہ میں شوہر کو کچھ دے دے (اور شوہر وہ مال لے کر بیوی کو طلاق دیدے) تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرنا اور (یہ اچھی طرح جان لو) جو شخص بھی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے تو ایسے ہی لوگ گنہگار ہیں ﴿٢٢٩﴾ (البقرۃ - ٢٢٩)

تفسیر | اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رجعی طلاقوں کی حد مقرر کر دی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رجعی طلاقوں کی تعداد صرف دو ہے، اس کے بعد اگر روکنا چاہو تو روک لو اگر روکنا نہ چاہو تو تیسری طلاق دیکر رخصت کر دو، رجعی طلاقوں کی اگر گنتی محدود نہ کی جاتی تو عورتوں کے لئے بڑی پریشانی ہوتی، شوہر چاہتے تو ان کو پریشان کرنے کے لئے بار بار طلاق دیتے اور بار بار عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کر لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں سے بار بار طلاق اور رجعت کے حق کو چھین کر عورتوں پر احسانِ عظیم کیا اور ان کو ایک بہت بڑی مصیبت سے نجات دی۔

عورتوں پر دوسرا احسان اللہ تعالیٰ نے یہ کیا کہ طلاق کے وقت مردوں کو مہر میں سے کچھ رقم واپس لینا حرام کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے شوہرو! تمہارے لئے یہ حلال نہیں کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لو۔"

عورتوں پر تیسرا احسان اللہ تعالیٰ نے یہ کیا کہ ان کو بھی طلاق لینے اور مرد سے چھٹکارا حاصل کرنے کا اختیار دیا۔ نکاح شوہر اور بیوی کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے، وہ مہر کی ایک مقررہ رقم کے بدلے تمام عمر اس کی بیوی بننے کا عہد کرتی

ہے، لیکن اگر درمیان میں وہ اس عہد کو توڑنا چاہتی ہے تو اس کو اختیار دیا کہ وہ جب چاہے معاہدہ کو کالعدم کرنے کا مطالبہ کرسکتی ہے۔ معاہدۂ نکاح کی رُو سے مہر کی رقم پوری زندگی بیوی بن کر گذارنے کے لئے دی جاتی ہے، اب اگر وہ پوری زندگی بیوی بن کر رہنا نہیں چاہتی تو اسے پورا مہر لینے کا کیا حق ہے، ایسی صورت میں عورت کو اختیار دیا کہ خلع حاصل کرنے کے لئے وہ مہر یا مہر میں سے کچھ رقم شوہر کو واپس کردے، ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ نے شوہر کو اجازت دی کہ وہ مہر یا مہر میں سے کچھ رقم واپس لے سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں :۔

"ثابت بن قیس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، انہوں نے کہا: "اے اللہ کے رسول! میں ثابت بن قیس کے نہ خلق میں کوئی برائی دیکھتی ہوں اور نہ ان کے دین میں کوئی خرابی دیکھتی ہوں لیکن میں انہیں برداشت نہیں کرسکتی اور میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں (لہٰذا میں خُلع چاہتی ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم اس کا باغ (جو اس نے تم کو مہر میں دیا تھا) واپس کردو گی؟" انہوں نے کہا ہاں (واپس کردوں گی)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت سے فرمایا: "باغ لے لو اور انہیں ایک طلاق دے دو (صحیح بخاری) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ وہ ایک اذیتِ ماہانہ کی مدت تک عدّت میں بیٹھیں (ترمذی) اور اپنے میکے چلی جائیں (نسائیؒ) (صحیح بخاری کتاب الطلاق) (رواہ الترمذی وصحہٗ) (رواہ النسائی وسندہ صحیح۔ نیل ۲۱۰/۶)

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ (۱) عورت ناپسندیدگی کی صورت میں بھی طلاق لے سکتی ہے (۲) خُلع کی صورت میں شوہر پورا مہر واپس لے سکتا ہے (۳) خُلع کے بعد عورت اپنے میکے چلی جائے (۴) خُلع کی عدّت ایک اذیت ماہانہ ہے (۵) خُلع میں ایک ہی طلاق دی جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو، یہ اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں، ان کی خلاف ورزی نہ کرو اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرے گا تو وہ ظالم شمار کیا جائے گا (اور اپنے ظلم کی سزا پائے گا)۔

عمل :۔ اے لوگو! ظلم نہ کیجئے، کسی کی حق تلفی نہ کیجئے، اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی نہ کیجئے، میاں بیوی کے اختیارات کا احترام کیجئے، ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دئے ہوئے اختیارات کو استعمال کرنے کے معاملہ میں رکاوٹ نہ بنیئے۔ اے ایمان والو! دو طلاق کے بعد اگر آپ بیوی کو چھوڑنا چاہیں تو تیسری طلاق دے کر بھلائی کے ساتھ چھوڑ دیجئے۔ مہر میں سے کچھ بھی واپس نہ لیجئے سوائے اس صورت کے کہ بیوی علیحدہ ہونا چاہے۔

تلخیص وترتیب :۔ محمد صدیق میمن

تفہیم الاسلام

یہ کتاب ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی کتاب "دو اسلام" کا محققانہ جواب ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد برق صاحب اپنے گمراہ کن نظریات سے تائب ہو گئے۔ علم کے سمندر کی جو سیر کرنا چاہتا ہے اس کے لئے یہ ایک نہایت دلچسپ کتاب ہے۔

اسلام تو ایک ہے مگر ہر فرقہ نے اپنا الگ اسلام بنالیا ہے بلکہ ہر شخص اسلام کے متعلق اپنی الگ رائے رکھتا ہے، دوسرے سے اپنا الگ نظریہ رکھتا ہے اور اپنے آپ کو برحق سمجھتا ہے۔

ایک جنگل میں سب اندھے تھے۔ ان میں آنکھوں والا ایک ہی تھا۔ اس نے کہا آؤ اس ہاتھی کو پہچانو اور بتاؤ کیسا ہے۔ سب اندھوں نے ہاتھی کو ہاتھ لگایا۔ سب نے دعویٰ کیا کہ وہ ہاتھی کو پہچان گئے۔ جس نے پاؤں کو چھوا اس نے دعویٰ کیا کہ ہاتھی درخت جیسا ہے، جس نے دم کو چھوا اس کا دعویٰ تھا کہ ہاتھی رسّی جیسا ہے۔

اندھے حق پر نہیں تھے۔ یہی حال ہم سب کا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے، رسول ایک ہے مگر سنّتیں سب کی الگ الگ ہیں۔ اسلام سب کا الگ الگ ہے۔

ہم سب اندھے ہیں۔ ہم قرآن مجید کو پڑھتے ہیں، اس کو چھوتے ہیں مگر اس کو سمجھنے کی ہم میں بصیرت نہیں۔ ہم کو فرصت نہیں۔ پھر بھی ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم سب اپنی اپنی جگہ برحق ہیں۔ ہم سب ستاروں کی طرح بکھرے ہوئے ہیں۔

حق تو ایک ہے۔ اتنے سارے حق کہاں سے آگئے۔ اتنے سارے اسلام کہاں سے آگئے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سب نے اپنے اپنے نفس اور اپنی مرضی کو اپنا الٰہ بنالیا ہے۔ سب نے اپنی اپنی سنّتیں اور طریقے الگ بنالئے ہیں۔ سب کی اپنی اپنی کتابیں اور کھاتے ہیں مگر ایک اللہ کا تو یہی پیغام ہے "اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔" مگر سب اپنی اپنی رسّی کو اللہ کی رسّی سمجھتے ہیں۔

مؤلفہ :- مسعود احمد صاحب، امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جواب دیجئے

① کیا آپ حقیقی اسلام کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

② کیا آپ کو فرقہ بندی سے واقعی نفرت ہے؟

③ کیا آپ فرقہ بندی سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

④ کیا آپ ایک اُمّتِ واحد بن کر اس سرزمین پر اللہ تعالیٰ کے احکامات نافذ کرنا چاہتے ہیں؟

⑤ کیا آپ لاعلمی کی تاریکیوں سے نکل کر علم و عمل کی روشنی میں آنا چاہتے ہیں؟

⑥ کیا آپ زندگی کے ہر شعبہ میں کامل اور محفوظ دینِ اسلام پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں؟

⑦ کیا آپ اپنی پوری زندگی میں فکری اور عملی انقلاب لانا چاہتے ہیں؟

⑧ کیا آپ موت کے بعد ملنے والی زندگی کے لئے تیاری کرنا چاہتے ہیں؟

اگر آپ کا جواب "ہاں" میں ہے تو آیئے!

آج ہی سے ہماری کتابوں کا مطالعہ

شروع کر دیجئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی: اللہ تبارک وتعالےٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں

ہمارا امام صرف ایک یعنی: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فرقہ وارانہ امام نہیں

ہمارا دین صرف ایک یعنی: اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں

ہمارا نام صرف ایک یعنی: اللہ کا رکھا ہوا نام مسلم .. فرقہ وارانہ نام نہیں

بنیادِ محبت صرف ایک یعنی: اللہ تعالےٰ سے تعلق .. دنیوی تعلقات نہیں

وجہِ افتخار صرف ایک یعنی: ایمانٌ باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ نارتھ ناظم آباد، بلاک جی، کراچی ۳۳

جماعت المسلمین کی مطبوعات

- تفسیر قرآن عزیز .... (جلد اوّل تا ششم) (سورہ مؤمنون تک)
- توحید المسلمین .... (توحید کے موضوع پر ایک جامع کتاب)
- صلوٰۃ المسلمین ..... (نماز کی مکمل کتاب مع اعتراضات وجوابات)
- حج المسلمین .... (قرآن مجید و صحیح احادیث سے ماخوذ)۔ • دعوات المسلمین ...... (مسنون دعائیں)
- منہاج المسلمین .... (اسلام کا ضابطۂ حیات) • برہان المسلمین ..... (فتنہ انکارِ حدیث کا جواب)
- تفہیم الاسلام .... (ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی کتاب دو اسلام کا جواب)
- تلاش حق ...... (معیارِ حق کے بارے میں ایک رہنما تصنیف) • التحقیق فی جواب التقلید (تقلید کا رد)
- ذہن پرستی .... (ادیان اجداد کا ذہن پر اثر۔ شرک کی ایک قسم)
- صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین .... (ماخذ صرف قرآن مجید، صحیح بخاری و صحیح مسلم)

ضعیف احادیث سے پاک سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین کے حالات، ایک ہزار صفحات سے زائد صحیح ترین تاریخ۔

- تاریخ مطول .... {حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر خلافتِ عثمانیہ (ترکیہ) تک کے صحیح ترین اور مستند حالات (زیرِ ترتیب)}

پتہ:- مرکزی مسجد المسلمین

کھوکرا پار، گیلان آباد ۲ ۱/۲ نمبر، نزد ملیر، کراچی۔